100270-والد کی طرف نسبت میں شک

سوال

جب میں زنا سے پیداشدہ بچی ہوں اور جس شخص کے ساتھ رہتی ہوں وہ کاغذات کے اعتبار سے میرا والد ہے، میرا انجام کیا ہوگا آیا جنت یا جہنم، اور مجھے کیا کرنا چاہیئے کیا میں اپنے خاندان کو رسوا کر کے یتیم خانہ چلی جاؤں یا کہ اپنے حالت پر خاموش ہو کر خاندان کی ستر پوشی کروں، اور میں والد کی طرف سے مختلف بھائی کے ساتھ کیسے زندگی بسر کروں.

اللہ تعالی میری والدہ کو معاف فرمائے میرے تباہی کا سبب وہی ہے، مجھے فتوی دیں میں الحمد اللہ دینی احکام پر عمل کرنے والی لڑکی ہوں، مجھے ایسی بات مت کہیں جس سے ثابت ہو کہ آپ اس آدمی کی بیٹی نہیں کیونکہ میری شکل اس شخص سے مشابہ ہے جس سے میری ماں نے زنا کیا تھا، میری مدد کریں اور مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

زنا کی اولاد اپنی ماں کے جرم کی ذمہ دار نہیں اور نہ ہی ان سے اس جرم کے متعلق باز پرس ہوگی، اور نہ ہی انہیں اس کا مؤاخذہ ہوگا، بلکہ وہ اپنے عمل کے ذمہ دار اور جوابدہ ہیں، اگر تو وہ نیک و صالح اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا ہے تو وہ اہل جنت میں شامل ہے، اور اگر نافرمان و فاسق ہے تو وہ آگ میں جانے کا مستحق ہے، چنانچہ اس کی حالت باقی لوگوں کی طرح ہی ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں.

دوم :

جس کا خاوند ہو اور وہ عورت بچہ جنے تو ممکن ہے وہ اس کے خاوند کا ہو (وہ اس طرح کہ اگر بچے کی ولادت شادی کے چھ ماہ بعد ہے) تو یہ بچہ شرعی طور پر خاوند کی طرف منسوب ہوگا، اور اس بچہ کے نسب کی نفی کرنا جائز نہیں، لیکن اگر خاوند اس کے نسب کی نفی کرتا ہے تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس پر لعان کریگا.

اس کی دلیل صحیح بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث ہے :

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ اور عبد بن ابی زمعۃ کا آپس میں زمعۃ کے غلام کے متعلق تنازع ہو گیا، سعد نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے بھائی عتبۃ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے، اس نے اسے میرے سپرد کیا تھا یہ اس کا بیٹا ہے، اور عبد بن زمعۃ کہنے لگا : یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ واضح طور پر عتبہ سے مشابہ ہے تو آپ نے فرمایا :

"اے عبد بن زمعۃ وہ تیرے لیے ہے، بچہ بستر کا ہے، پھر سودہ بنت زمعہ جو امہات المؤمنین میں شامل تھیں کو فرمایا اے سودہ تم اس سے پردہ کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2053) صحیح مسلم حدیث نمبر (1457).

جب بچہ بستر زوجیت پر پیدا ہو تو وہ خاوند کی جانب منسوب کیا جائیگا، اور لعان کیے بغیر اس سے نفی نہیں کر سکتا، وہ اس طرح کہ خاوند اپنی بیوی سے لعان کرے اور بچے کی اپنے سے نفی کرے، اور مشابہت ہونا معتبر نہیں، سابقہ حدیث سے ثابت ہوا ہے جس بچے میں نزاع پیدا ہوا تھا وہ بچہ واضح طور پر زانی کے مشابہ تھا یعنی عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ، اور یہ زنا دور

جاہلیت میں ہوا تھا، اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ چاہتے تھے کہ وہ غلام کو اپنے بھائی کی طرف منسوب کریں جس کی اس نے وصیت کر رکھی تھی، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم لگایا کہ بچہ بستر والے کا ہے اور اسے زمعۃ جو کہ لونڈی کا مالک تھا کی طرف منسوب کیا اور مشابہت کی بنا پر احتیاط برتتے ہوئے سودہ بنت زمعہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے اس بھائی سے پردہ کرے.

تو یہاں زنا کا اقرار اور واضح مشابہت دونوں جمع ہیں لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب فراش کا نسب ثابت کیا ہے، جو کہ شریعت اسلامیہ کی نسب کو محفوظ رکھنے میں احتیاط ہے، اور اس کی ستر پوشی کی رغبت ہے، کیونکہ نسب مولود کا حق ہے.

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں :

"اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

"اے سودہ تم اس سے پردہ کرو"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مندوب اور احتیاط کو مد نظر رکھتے ہوئے دیا گیا ہے، کیونکہ شریعت کے ظاہر وہ اس کا بھائی ہے کیونکہ وہ اس کے باپ کی طرف منسوب اور ملحق ہے، لیکن جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ اس کی واضح مشابہت دیکھی تو آپ کو خدشہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ اس کے نطفہ سے نہ ہو تو اس طرح وہ اجنبی ہوگا، اس لیے احتیاطا انہیں پردہ کرنے کا حکم دیا....

قاضی عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

جاہلیت میں عادت تھی کہ زنا سے نسب کا الحاق کیا جاتا تھا، اور وہ لوگ زنا کے لیے لونڈیاں کرائے پر حاصل کرتے تھے اور ماں جس کا اعتراف کر لیتی بچہ اس کی طرف منسوب کر دیا جاتا، اور اسلام نے آکر اسے باطل قرار دیا اور بچے کو شرعی بستر والے کی طرف منسوب کر دیا، اور جب عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص کا آپس میں تنازع پیدا ہوا اور سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بھائی عتبہ کی وصیت پر دور جاہلیت کے طریقہ پر عمل کرنا چاہا اور انہیں اسلام میں اس کے باطل ہونے کا علم نہ ہوا اور نہ ہی جاہلیت میں اس کی نسبت عتبہ کی طرف ہو سکی یا تو اس کا سبب عدم دعوی تھا، یا پھر بچے کی ماں نے عتبہ کا ہونے کا اعتراف نہ کیا، اور عبد بن زمعہ نے یہ دلیل لی کہ وہ اس کے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ نے اسی کے حق میں فیصلہ دے دیا" انتہی.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور وہ سب اس پر جمع ہیں کہ جب بچہ کسی آدمی کے بستر پر پیدا ہوا اور دوسرا شخص اس کا دعوی کرے کہ وہ بچہ میرا ہے تو وہ اس کی طرف ملحق نہیں ہوگا" انتہی

دیکھیں : المغنی (228/6).

اس بنا پر اگر آپ کی ولادت آپ کے والدین کے نکاح کے چھ ماہ بعد ہوئی ہے تو آپ اپنے باپ کی طرف منسوب ہونگی اور آپ کے نسب کی نفی لعان کے بغیر ممکن نہیں، اور نہ ہی آپ کو یہ حق ہے کہ آپ اپنی والدہ کے متعلق شک کریں اور مشابہت ہونے کی بنا اس کے بارہ سوء ظن بھی نہ رکھیں کیونکہ بغیر زنا کے بھی مشابہت ہو سکتی ہے.

چاہے معاملہ جو بھی ہو مشابہت یا عورت زنا کا اقرار کرے تو یہ بچے کے نسب کی نفی واجب نہیں کرتا، جب تک کہ خاوند لعان نہ کرے.

آپ لعان کی حقیقت اوراس کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے احکام دیکھنے کے لیے سوال نمبر (33615) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور آپ کو چاہیے کہ آپ اس معاملے سے اعراض کریں اوراس سلسلہ میں مت سوچیں، اور آپ اچھے اور نیک عمل کرنے کا اہتمام کریں، اوراس دین اسلام پر ثابت قدم رہ کراحکام دین پر عمل پیرا ہوں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی راہنمائی فرمائے اور آپ اپنی پسند اور رضامندی والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.